دعاء مانگنے کا قرآنی اصول

اللہ رب العالمین کا فرمان ذی شان ہے :

﴿اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ [الأعراف: ۵۵]

اپنے رب کو تضرع کے ساتھ چپکے چپکے پکارو۔یقینا وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے دعاء مانگنے کا ایک عمومی قاعدہ ذکر فرمایا ہے کہ دعاء:

۱۔تضرع یعنی گڑگڑا کر ،

۲۔اور خفیہ طور پر ، چپکے چپکے کی جائے۔

اور ساتھ ہی رب العزت نے اس قاعدہ کی خلاف ورزی کرنے والوں کو معتدین یعنی زیادتی کرنے والے قرار دیتے ہوئے ان سے عدم محبت کا اعلان فرمایا ہے۔

یعنی دعاء کرنے کا عمومی قانون یہی ہے کہ اللہ تعالی سے اس انداز میں دعاء کی جائے کہ کسی کو دعاء کرنے والے کا علم نہ ہو ، دعاء کرنے والا خفیہ طور پر چپکے چپکے دعاء کرے۔تو اس قانون کی رو سے دعاء کے لیے ہاتھ اٹھانا بھی ممنوع قرار پاتا ہے اور بآواز بلند دعاء کرنا بھی ناجائز ٹھہرتا ہے۔

لیکن بسا اوقات کچھ چیزیں عمومی قانون اور قاعدہ کلیہ سے مستثنی بھی ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح خفیہ طور پر دعاء کرنے کے اس اصول سے کچھ دعائیں مستثنی ہیں۔ اور جسے بھی عمومی اصول یا کلی قاعدہ سے استثناء حاصل ہو، اسکے لیے دلیل درکار ہوتی ہے۔بغیر دلیل کے کسی چیز کو عمومی اصول سے مستثنی نہیں کیا جا سکتا۔

لہذا وہ تمام تر ادعیہ جن کے لیے ہاتھ اٹھانا نبی مکرم ﷺ سے ثابت ہے ، یا جو دعائیں بآواز بلند کرنا آپ ﷺ سے منقول ہے وہ (بقیہ :صفحہ نمبر۴۳)